



Name : zakia ayub

Serial No : 20551

MODE: Regular

Address : karachi/pakistan

Date : 9/29/2013

Subject : ZAKAT

Contact No:

Writer : شفیع الرحمن

Email :

mera sawal ye hai k zakat puri saal pr hti hai lekin agr mery pas rakam kuch israh aye k sal k pehly maheeny mai 10000 mily dusry mai 5000, tesry maheny mai 20000..is tarah saal k akhir tak rakam 1 lakh(100000) hujay.tu is rakam pr zakat kis tarah nikali jay..wazeh rahy k ye rakam ek sath nahi ati balky thori thori kr k arahe hai.. or saal k akhir tak 1 lakh bun jati hai...

میرا سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ پورے سال پر ہوتی ہے لیکن اگر میرے پاس رقم کچھ اس طرح آئے کہ سال کے پہلے مہینے میں 10000 ملے، دوسرے مہینے میں 5000، تیسرے مہینے میں 20000۔ اس طرح سال کے آخر تک رقم ایک لاکھ (100000) ہو جائے۔ تو اس رقم پر زکوٰۃ کس طرح نکالی جائیگی۔ واضح رہے کہ یہ رقم ایک ساتھ نہیں آئی بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے آرہی ہے اور سال کے آخر تک ایک لاکھ بن جاتی ہے۔

### الجواب حامداً ومصلياً

وجوب زکوٰۃ کیلئے ہر ہر روپے پر سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ یہ ضروری ہے کہ سال کے ابتداء اور اختتام پر بندہ صاحب نصاب ہو اور درمیان سال میں یہ نصاب بالکل ختم نہ ہوا ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ لہذا سائل جس تاریخ سے صاحب نصاب بنا ہے اس وقت سے سال شمار ہوگا اور اس اسلامی تاریخ کو اس کے پاس جتنی بھی رقم موجود ہوگی اس کل مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی چاہے وہ یکمشت آئی ہو یا تھوڑی تھوڑی کر کے مختلف اوقات میں۔

في الهداية: الزكوة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم

اذا ملك نصاباً ملكاً تاماً وحال عليه الحول (ج ۱ ص ۱۸۵)۔

وفي المهنديّة: واذا كان النصاب كاملاً في طرفي الحول فنقصانه

فيما بين ذلك لا يسقط الزكوة (القولہ) ومن كان له نصاب فاستفاد في

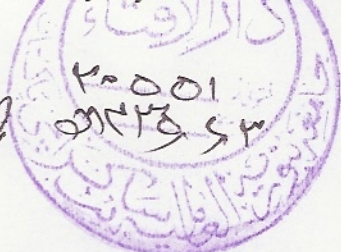
اثناء الحول ما لا من جنسه ضمه الى ما وركاه سواء كان المستفاد من

نمانه اولاً وبأى وجه استفاد ضمه الخ (ج ۱ ص ۱۸۵) والله اعلم بالصواب

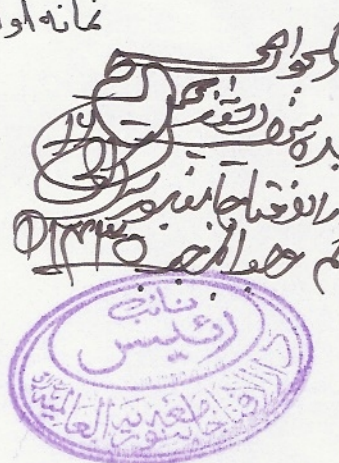
شفیع الرحمن غفر الله له

دارالافتاء جامعۃ نورینہ سائنس کراچی

۱۴۳۵/۲/۱



الجواب  
بمذہب دارالافتاء والقیض  
دارالافتاء جامعۃ نورینہ کراچی  
بمذہب دارالافتاء والقیض



۳/۱۵/۱۴